پوری دنیا میں تمام ماہ میں ایک مطلع ہونا ناممکن ہے

کچھ حضرات بار بار یہ لکھ رہے ہیں کہ پوری دنیا کا مطلع ایک مانا جائے، اور اس پر دلائل پیش کر رہے ہیں، اور جب سے سعودی عربیہ نے اتحاد مطلع، اور توحید اہلہ، یعنی پوری دنیا کا ایک ہی چاند ہو، کی بحث چھیڑی ہے اس وقت سے آج تک کچھ حضرات مسلسل لکھ رہے ہے کہ پوری دنیا کا مطلع ایک ہے، اور مغرب میں چاند دیکھ لیا جائے تو مغرب والوں کو اس پر عمل کرنا لازم ہے

اتحاد مطلع کا نظریہ اقوال ائمہ کے اعتبار سے بھی غلط ہے، اور فلکی اعتبار سے بھی غلط ہے

[ا]۔۔۔فلکی اعتبار سے غلط ہے، اس کے لئے ان باتوں پر غور کریں

اتحاد مطلع، یعنی پوری دنیا کا چاند ایک ہی ہو، اور مغرب ممالک میں چاند دیکھا تو مشرق والوں کو اس پر عمل کر لینا چاہئے، یہ نظریہ فلکی اعتبار سے بالکل غلط ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ مثلا امریکہ والوں نے چاند دیکھا تو وہ لوگ اپنی مغرب کے وقت چھ، سات بجے دیکھیں گے، لیکن اس وقت چین میں چھ بجے صبح ہو چکی ہوگی، اور سورج نکل چکا ہوگا، اب آپ بتائے، کہ چھ بجے صبح کو تراویح کیسے پڑھیں، سحری کیسے کریں گے، اور روزہ کیسے رکھیں گے ، اور عید الفطر کا زمانہ ہے تو بغیر چاند دیکھے، تراویح کیسے چھوڑیں گے، اور عید کا اعلان کیسے کریں گے، بہت سوچ کر کے فیصلہ فرمائیں

اور اگر یہ کہیں کہ حساب کے ذریعہ ہمیں حتمی طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ امریکہ میں چاند نظر آ جائے گا، اس لئے ہم روزہ، یا عید کا اعلان کر دیں گے، تو یہ بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ چین کے افق سے جب مغرب کے وقت چاند گزر رہا تھا، تو آپ کو حتمی طور پر معلوم ہے کہ وہ چاند ابھی نظر آنے کے قابل بھی نہیں ہے، تو وہ چاند جو ابھی نظر آنے کے قابل نہیں ہے، ابھی نظر آنے کے قابل ہونے میں کئی گھنٹے باقی ہیں، اس چاند پر کیسے اعلان کریں؟ اگر اعلان کریں گے بھی غلط

حساب پر اعلان کرنا ہوگا ،اور چونکہ سات حدیثوں میں ہے کہ چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو[صوموا لرویتہ ، و افطروا لرویتہ ..اور ولا تصوموا حتی ترو ا الھـــلال] ان سات حدیثوں کے خلاف ہوگا ،اور یہ چونکہ روزہ جیسی فرض عبادت ہے، اس لئے فرض عبادت ضائع ہوگی

اور اگر سعودی کی رویت پر چین کرے تو سعودی جب اپنی مغرب کے وقت چاند دیکھے گا ، اس وقت چین میں تقریبا بارہ بج چکے ہوں گے، تو وہ لوگ اس اعلان پر کیسے تراویح پڑھیں گے، اور کیسے رمضان کا اعلان کریں گے، اور عید کا وقت ہے تو کیسے بغیر چاند دیکھے تراویح چھوڑیں گے ان ساری چیزوں پر غور فرمائیں پھر فیصلہ کریں اس بات کو سمجھنے کے لئے یہ نقشہ دیکھیں

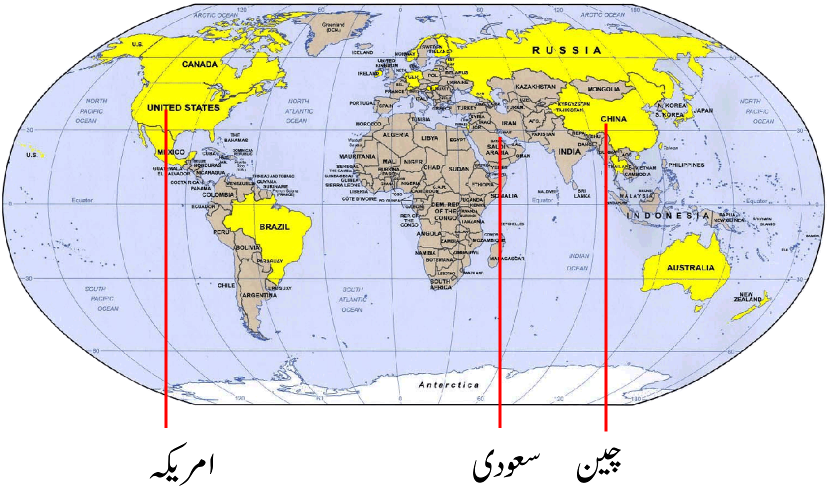

اس نقشہ میں دیکھیں کہ امریکہ کی مغرب ہوگی، تو چین میں صبح کا آفتاب نکل چکا ہوگا

اور سعودی میں مغرب ہوگی تو چین میں رات کا بارہ ۱۲، بج چکا ہوگا ، اس لئے یہ لوگ تراویح کیسے پڑھیں گے، اور روزہ کیسے رکھیں گے

اس لئے پوری دنیا کا ایک مطلع قرار دینا، اور مغرب مما لک میں چاند نظر آ جائے تو مشرق والوں کو روزہ، اور عید کر لینا چاہئے، والا مشورہ انتہائی غلط ہے

جن حضرات نے یہ لکھا ہے انہوں نے جغرفی حالات کو دیکھے بغیر لکھے ہیں۔۔ مجھے معاف کرنا

ایک ملک میں ایک ہی مطلع مانا جائے گا

تا کہ ایک ہی ملک میں دو عیدوں کا انتشار نہ ہو

ہاں یہ بالکل صحیح ہے کہ ایک ملک کے مغرب میں چاند دیکھا جائے تو اس کی مشرق والوں کو یہ چاند مان لینا چاہئے، اور مغرب والوں کی رویت پر مشرق والوں کو رمضان اور عید کر لینا چاہئے، تا کہ ایک ہی ملک میں دو عید، یا دو رمضان نہ ہوں، اور انتشار، اور خلفشار نہ ہو، یہ بالکل صحیح فیصلہ ہے

ہمارے جن بزرگوں نے یہ لکھا کہ ہے مغرب والوں کی رویت کو مشرق والے مان لے، اس کا مطلب یہی ہے کہ ایک ملک کی مغرب والوں کی رویت مشرق والا مان لے،

یا ایک اسلامی حکومت ہو تو اس کی مغرب کی رویت مشرق والے مان لیں، تا کہ ایک ہی ملک میں انتشار، اور اختلاف نہ ہو، پرانی جتنی کتابوں میں اتحاد مطلع کا فتوی دیا ہے، اس کا مطلب یہی ہے، ورنہ ان حضرات کو تو اس وقت پتہ بھی نہیں تھا کہ فیجی لینڈ سے لیکر امریکہ تک زمین پھیلی ہوئی ہے، اور امریکہ کی مغرب ہو گی تو چین کی صبح چھ بج جائے گا ۔

[۲] اتحاد مطلع کا نظریہ اقوال ائمہ کے اعتبار سے بھی غلط ہے

بہت سے حضرات یہ فرماتے ہیں کہ پوری دنیا کا اتحاد مطلع ہے، اور پوری دنیا امریکہ کے چاند پر رمضان اور عید کرے، امام ابوحنیفہؒ کا مسلک ہے، اور یہی ان کا ظاہر مذہب ہے، وہ صحیح نہیں فرما رہے ہیں، ان کا مسلک صرف یہ ہے کہ ایک اسلامی حکومت میں اتحاد مطلع ہے، یا ایک ملک میں اتحاد مطلع ہے، اور یہی ان کا ظاہر مذہب ہے، تا کہ ایک ہی ملک میں دو عید کر کے، یا دو رمضان کر کے اختلاف و انتشار نہ ہو

۷۰۰ھ سات سو ہجری تک

کسی کتاب میں اتحاد مطلع کی بحث ہی نہیں ہے

کچھ حضرات زور لگاتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مسلک اتحاد مطلع کا ہے

لیکن کتابوں کو تلاش کرنے کے بعد پتہ چلا کہ امام ابو حنیفہؒ کے خاص شاگرد، امام محمدؒ جنہوں نے تیس جلدیں لکھ کر امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کو امت کے سامنے پیش کیا، ان کی کسی کتاب میں بھی اتحاد مطلع کی بحث لکھی ہوئی نہیں۔

بلکہ ۷۰۰ھ سات سو ہجری تک کسی نے بھی مطلع، یا اتحاد مطلع کی بحث نہیں چھیڑی، اور نہ اس بحث کو لکھی، پہلی مرتبہ صاحب کنز الدقائقؒ نے اس بحث کو شروع کیا، اور ان کی اتباع میں کچھ حضرات نے اس مسلک پر کلام فرمایا

اب بتائے کہ جو بحث ۷۰۰ھ سات سو ہجری تک نہ لکھی گئی ہو اس کو کیسے امام ابو حنیفہؒ جیسے جلیل القدر امام کی طرف منسوب کر سکتے ہیں، کیا وہ اتنے کچے امام تھے جو ایسی بات کہہ گئے جو جغرفی پر بالکل فٹ نہ بیٹھتی ہو

کس امام نے اتحاد مطلع کی بحث کی ہے، اور کس نے نہیں کی ہے اس کے لئے ان کتابوں کو غور سے دیکھیں

[۱] امام محمدؒ کی کسی کتاب میں اتحاد مطلع کی بحث نہیں ہے

مبسوط میں مطلع کی بحث نہیں ہے

میں نے امام محمدؒ، متوفی ۱۸۹ھ، کی کتاب مبسوط [کتاب الاصل] تلاش کی وہاں یہ تو بحث کی ہے کہ ایک آدمی کی گواہی قابل قبول ہے یا نہیں؟ (کتاب الاصل، باب تتمۃ نوادر الصوم، باب ما یجب منہ افطار الصوم الخ، ج ۲، ص ۲۱۲) لیکن یہ مسئلہ بالکل لکھا ہوا نہیں ہے کہ اتحاد مطلع کا اعتبار ہے، اور مغرب والوں کی رویت مشرق والوں کے لئے قابل قبول ہے۔

حضرت امام محمدؒ کی یہ کتاب بہت بڑی کتاب ہے، یہ ۱۵ جلدوں میں ہے

[۲] جامع صغیر، میں مطلع کی بحث نہیں ہے

امام محمدؒ کی دوسری کتاب جامع صغیر میں بھی تلاش کی، وہاں رویت ہلال کا مسئلہ ہے ہی نہیں (جامع صغیر لامام محمد، باب صوم یوم الشک، ص ۱۳۷)

[۳] جامع کبیر میں مطلع کی بحث نہیں ہے

،اور جامع کبیر کو بھی تلاش کی اس میں بھی یہ مسئلہ نہیں ہے (جامع کبیر، باب الصیام والاعتکاف، ص۱۴) ۔

[۴] کتاب الاثار لامام محمد میں مطلع کی بحث نہیں ہے

امام محمدؒ کی چوتھی کتاب الآثار، تلاش کی وہاں بھی یہ مسئلہ نہیں ہے (کتاب الآثار لامام محمدؒ، باب خروج النساء فی العیدین ورویۃ الھلال، ص۴۲)

یہی چار کتابیں ہیں جن سے مسائل کا استخراج کرتے ہیں اور ان میں یہ مسئلہ نہیں ہے تو کیسے سمجھا جائے گا یہ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک ہے۔

[۵] قدوری میں اتحاد مطلع کی بحث نہیں ہے

متن کی کتاب احتیاط کے ساتھ لکھنے میں سب سے مقدم صاحب قدوری متوفی ۴۲۸ھ ہیں اس میں ۔**ینبغی للناس ان یلتمسوا الھلال فی الیوم التاسع و العشرین من شعبان الخ** (قدوری، کتاب الصوم، ص۴۶) سے رویت کا مسئلہ ذکر کیا ہے لیکن اتحاد مطلع کا ذکر نہیں ہے۔

[٦] ھدایہ میں اتحاد مطلع کی بحث نہیں ہے

قدوری کی شرح ھدایہ متوفی ۵۹۳ھ ہے (ھدایہ، کتاب الصوم، ج اول، ص ۱۷۴) یہ کتاب حنفیہ کے یہاں بہت اہم ہے لیکن اس میں بھی اتحاد مطلع کی بحث نہیں ہے

[۷] شرح وقایہ میں اتحاد مطلع کی بحث نہیں ہے

متن کی اہم کتاب شرح وقایہ متوفی ۷۴۷ھ میں۔ و من رای ھلال صوم و فطر الخ (شرح وقایۃ، باب کتاب الصوم، ج اول، ص ۲۴۵) سے رویت کی بحث کی ہے، لیکن اتحاد مطلع کا ذکر نہیں ہے۔

متقدمین کے ان اہم کتابوں میں اتحاد مطلع کا ذکر نہیں ہے تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ حنفیہ کا مذہب ہے؟۔

[۱] پہلی مرتبہ ۷۱۱ھ میں اتحاد مطلع کی بحث شروع کی

پہلی مرتبہ صاحب کنز الدقائق نے ۷۱۱ھ میں اتحاد مطلع کا مسلک اختیار کیا ہے، انکی عبارت یہ ہے۔ **و لا عبرة لاختلاف المطالع**۔ (کنز الدقائق، باب کتاب الصوم، ص ۶۷)

[۲] ۱۰۰۴ھ میں تنویر الابصار نے اتحاد مطلع کی بحث کو اٹھایا ہے

،لگتا ہے کہ صاحب کنز الدقائق کی اتباع میں در المختار کے متن تنویر الابصار میں ۱۰۰۴ھ میں اتحاد مطلع کا مسلک اختیار کیا ہے

انکی عبارت یہ ہے۔ **اختلاف المطالع غیر معتبر علی المذھب فیلزم اھل المشرق برؤیة اھل المغرب** ۔(حاشیۃ ابن عابدین، باب کتاب الصوم، مطلب فی اختلاف المطالع،، ج ثالث، ص ۴۱۸/۴۱۹)

ترجمہ: امام ابو حنیفہؒ کے مذہب پر اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے، اگر مغرب والے نے دیکھ لیا تو مشرق والوں پر اس کا اعتبار کرنا لازم ہے

اس عبارت میں ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے، اس لئے اگر مغرب میں چاند نظر آ گیا تو مشرق والوں کو مہینہ شروع کرنا لازم ہو جائے گا۔، اور اسی عبارت کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن عابدینؒ نے رد المحتار میں پھیلا کر لکھا ہے، اور دو قول نقل کئے ہیں، ایک قول ہے کہ اتحاد مطلع کا اعتبار کیا جائے گا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اتحاد مطلع کا اعتبار نہیں ہے، ہر شہر والے اپنی اپنی رویت کرے۔

[۳] بعد میں نور الایضاح والے نے اس کی اتباع کی

میرا خیال ہے کہ صاحب نور الایضاح متوفی ۱۰۶۹ھ نے بھی تنویر الابصار کے قول کو لیا ہے، کیونکہ انکا زمانہ تنویر الابصار کے بعد ہے

۔نور الایضاح کی عبارت یہ ہے۔**و اذا ثبت فی مطلع قطر لزم سائر الناس فی ظاهر المذهب و علیه الفتوی و اکثر المشائخ** ۔(نور الایضاح، فصل فیما یثبت بہ الھلال، ص ۱۴۰)

ترجمہ: زمین کے ایک حصے پر چاند ثابت ہو جائے تو ظاہری مذہب یہ ہے کہ تمام لوگوں پر اس کا اعتبار کرنا لازم ہے، ظاہری مذہب یہی ہے، اسی پر فتوی ہے، اور اسی پر اکثر مشائخ ہیں

اس عبارت کا یہ مطلب لیا جائے کہ ایک ملک کے کسی حصے میں چاند ثابت ہو جائے اور واقعۃ دیکھا جائے تو اس ملک کی مشرق والوں پر یہ رویت لازم ہے۔۔تو یہ صحیح بات ہے

لیکن اگر اس عبارت کا یہ مطلب لیا جائے کہ پوری دنیا کے کسی حصے میں چاند نظر آجائے تو دوسرے تمام حصے والوں کو اس کا ماننا ضروری ہے تو یہ محال ہے، کیونکہ دنیا کے دوسرے حصے میں صبح چار بج چکا ہوگا تو وہ کیسے تراویح پڑھیں گے، اور کیسے روزہ رکھیں گے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات سو سال تک اتحاد مطلع کی بحث شروع نہیں ہوئی

اس کے لئے یہ چارٹ دیکھیں

۷۰۰ھ سات سو ہجری تک اتحاد مطلع کی بحث شروع نہیں ہوئی ہے

شارح فقہ حنفی امام محمدؒ متوفی ۱۸۹ھ	کسی کتاب میں اتحاد مطلع کی بحث نہیں کی
صاحب قدوری متوفی ۴۲۸ھ	اتحاد مطلع کی بحث نہیں کی
صاحب ھدایہ متوفی ۵۹۳ھ	اتحاد مطلع کی بحث نہیں کی
صاحب شرح وقایہ متوفی ۷۴۷ھ	اتحاد مطلع کی بحث نہیں کی

۷۰۰ھ سات سو ہجری بعد اتحاد مطلع کی عبارت شروع ہوئی ہے

صاحب کنز الدقائق متوفی ۷۱۱ھ	اتحاد مطلع کا اعتبار کیا
صاحب نور الایضاح متوفی ۱۰۶۹ھ	اتحاد مطلع کا اعتبار کیا
صاحب تنویر الابصار متوفی ۱۰۰۴ھ	اتحاد مطلع کا اعتبار کیا
صاحب در المختار متوفی ۱۰۸۸ھ	اتحاد مطلع کا اعتبار کیا
صاحب حاشیہ ابن عابدین متوفی ۱۲۵۲ھ	اتحاد مطلع کا اعتبار کیا

ترکی کا باوا آدم تو اور بھی نرالہ ہے

ترکی کی حکومت بھی اس بات کی کوشش کررہی ہے کہ پوری دنیا کا ایک ہی کیلنڈر رہو، لیکن اس کا زور اس بات پر ہے کہ گرین وچ نیومون پر کیلنڈر بنایا جائے

یہ یاد رہے کہ ترکی کے لئے گرین وچ نیومون، چاند نظر آنے سے ڈیڑھ دن مقدم ہے، یعنی وہ چاند دیکھنے کا اعلان کریں گے تو اس وقت چاند آسمان پر ابھی بنا نہیں ہوگا، اس کے ڈیڑھ دن کے بعد چاند آسمان پر بنے گا اور دنیا والوں کو نظر آئے گا

سعودی عربیہ کا کیلنڈر رویت سے ایک دن پہلے ہے، اور ترکی کا کیلنڈر ڈیڑھ دن پہلے ہوگا، تو بتائے کہ صوموا لرویتہٖ جیسی سات حدیثوں کی کتنی مخالفت ہوگی،

یہ یاد رہے کہ یہ صرف تاریخ نہیں ہے کہ جب چاہو ادا کرلو، یہ روزہ جیسی فرض عبادت ہے، جسکو وقت ہی پر ادا کریں گے فرض ادا ہوگا، اور اگر اس سے ایک دن پہلے کر دیا، یا ڈیڑھ دن پہلے کر دیا، تو جس طرح نماز وقت سے پہلے پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوگی، اسی طرح فرض روزہ وقت سے پہلے ادا کرلیں تو فرض کی ادائیگی نہیں ہوگی۔

والسلام